REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

خطبہ نمبر ۸ روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم چہارشنبہ ۱۰ رمضان المبارک ۱۳۷۹ھ

فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۶ اماں ۱۳۳۹ ہش | ۱۶ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء | نمبر ۶۱

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

—— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ——

ربوہ ۱۵ مارچ بوقت ½ ۱۰ بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر رہی۔ رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل سے آ گئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت درد دل کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت کامل عطا کرے۔

آمین

پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں سو فیصد اضافہ

دوسرے منصوبہ کی تکمیل کے لئے ایک ارب اڑسٹھ کروڑ ڈالر غیر ملکی سرمایہ کی ضرورت ہے۔

راولپنڈی ۱۵ مارچ۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب نے بتایا ہے کہ پاکستان کے غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں دس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر یعنی سو فیصد اضافہ ہوا ہے۔ آپ نے کہا کہ دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی تکمیل کے لئے پاکستان کو غیر ملکی قرضوں، عطیوں اور نجی سرمایہ کاری کی صورت میں تقریباً ایک ارب اڑسٹھ کروڑ ڈالر کی ضرورت پڑے گی۔ وزیر خزانہ نے یہ بات چند روز قبل واشنگٹن میں نیشنل پریس کلب کی ایک دعوت میں تقریر کرتے ہوئے کہی تھی۔ آپ کی اس تقریر کا متن اب راولپنڈی سے شائع کیا گیا ہے۔ مسٹر محمد شعیب نے اپنی تقریر میں تفصیل کے ساتھ پاکستان کی اقتصادی صورت حال اور مشکلات پر روشنی ڈالی۔ اور موجودہ حکومت کی ان مساعی کا ذکر کیا۔ جو وہ معیشت کو مستحکم بنانے اور مشکلات پر قابو پانے کے لئے کر رہی ہے۔

وزیر خزانہ نے بتایا۔ کہ مالیاتی استحکام کے لئے خسارے کے بجٹ بنانے کا طریق کار ترک کر دیا گیا ہے۔ غیر ملکی زرمبادلہ کے استعمال میں حتی الامکان کفایت شعاری برتی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ زرمبادلہ کمانے کے لئے برآمدات کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے۔ ان اقدامات کا نتیجہ یہ نکلا ہے۔ کہ برآمدات سے پاکستان کی آمدنی میں دس فیصدی اضافہ ہو گیا ہے۔ نیز اس کے نتیجہ میں غیر ملکی زرمبادلہ کے ذخائر میں دس کروڑ پچاس لاکھ ڈالر اضافہ ہوا ہے جو اکتوبر ۱۹۵۸ء کے مقابلے میں سو فیصد زیادہ ہیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

لاہور ۱۴ مارچ بوقت ۹ بجے شب (بذریعہ فون)

آج طبیعت کل جیسی ہے شام کے تین بجے کے قریب سینہ میں پھر کچھ درد شروع ہو گیا تھا اور گھٹنوں میں بھی ابھی درد ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت میاں صاحب موصوف کو اپنے فضل سے جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک تازہ رؤیا

فرمودہ ۱۴ مارچ سنہ ۱۹۶۰ء

فرمایا:۔

"رات خواب میں دیکھا کہ اذان ہو رہی ہے۔ لیکن خواب میں آواز آئی۔ تو اس وقت میری زبان پر یہ الفاظ قرآن مجید کے متعلق جاری ہوئے " عاقلاں را پیر کامل جاہلاں را راہ نما" اور میں نے دیکھا کہ میری آواز کے ساتھ کچھ اور لوگوں کی آواز مل کر ساری دنیا میں اس آواز کو پہنچا رہی ہے۔ غالباً وہ سکھ تھے۔

آنکھ کھلی تو اذان ہو رہی تھی۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت

ربوہ ۱۴ مارچ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کی طبیعت کل کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

گورنر کراچی سے دادو پہنچ گئے

حیدرآباد ۱۵ مارچ۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین حیدرآباد ریجن کے چار روزہ دورے پر کل کراچی سے دادو پہنچ گئے۔ کمشنر مسٹر نیاز احمد ڈپٹی کمشنر دادو، دوسرے حکام اور ممتاز شہریوں نے آپ کا استقبال کیا۔ جمعرات کو ملتان روانہ ہونے سے پہلے گورنر لاڑکانہ اور نواب شاہ کے اضلاع

مسٹر خروشیف ۲۳ مارچ کو پیرس پہنچیں گے

ماسکو ۱۵ مارچ۔ اعلان کیا گیا ہے کہ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف اب ۲۳ مارچ کو پیرس پہنچیں گے۔ وہ فرانس میں تین اپریل تک ٹھہریں گے۔ یاد رہے مسٹر خروشیف اس سے قبل ۱۵ مارچ کو پیرس پہنچنے والے تھے۔ لیکن انفلوئنزا کے باعث انہیں اپنا سفر ملتوی کرنا پڑا تھا۔

اٹامک کمیشن کے نئے چیئرمین

کراچی ۱۵ مارچ۔ ڈاکٹر آئی ایچ عثمانی نے کل صبح پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین کا عہدہ سنبھال لیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

قربانی کی وہ رُوح اپنے اندر پیدا کرو جو الٰہی جماعتوں میں کارفرما ہوتی ہے

ہر احمدی میں ایسا جوشِ عمل ہونا چاہیئے کہ وہ دن رات خدمتِ دین کیلئے مستعد رہے

الٰہی جماعتیں ایک خاص رنگ کے مصائب میں سے گذر کر ترقی کیا کرتی ہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ر جولائی ۱۹۵۹ء بمقام پارک ہاؤس مری

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبۂ جمعہ ہے جسے ادارہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج میں اختصاراً جماعت کو

ایک اہم امر

کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ وہ بات ایسی ہے کہ قادیان میں بھی مَیں دوستوں کو اس کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ اور ہجرت کے بعد بھی مَیں نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت اس مضمون کو پوری طرح سمجھ نہیں سکی۔ اور میں ڈرتا ہوں۔ کہ اگر اس طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو ممکن ہے کہ قربانیوں کا وقت آنے پر بعض لوگ گر جائیں اور اپنے پہلے ایمان کو بھی کھو بیٹھیں۔

وہ بات یہ ہے

کہ الٰہی جماعتیں ہمیشہ ایک خاص رنگ میں ترقی کیا کرتی ہیں۔ اور آج تک اس میں ہمیں کوئی استثناء نظر نہیں آتا۔ حضرت نوح علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے حضرت موسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا زمانہ ہمارے سامنے ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلّم اور صحابہ رضی اللہ عنہم جن حالات میں سے گزرے۔ اُن سے بھی ہم واقف ہیں۔ ان کے علاوہ باقی انبیاء جن کا ذکر قرآن کریم نے مختصراً کیا ہے یا نہیں کیا۔ اُن کے زمانے بھی ہمارے سامنے ہیں۔ یہ تمام کے تمام انبیاء ایسے تھے۔ جن کی جماعتیں ایک خاص رنگ کے

مصائب میں سے گذر کر

ترقی کے مقام کو پہنچیں۔ لیکن ہماری جماعت ابھی تک اس رنگ کے مصائب میں سے نہیں گذری در اصل اس میں ابتدائی زمانہ سے ہی کچھ ایسا عنصر آگیا تھا۔ جس نے اسے بجائے ایک الٰہی جماعت سمجھنے کے سوسائٹی اور انجمن سمجھ لیا۔ اور یہ خیال کر لیا۔ کہ جس طرح کسی خاص مقصد میں کامیابی حاصل کرنے اور ترقی حاصل کرنے کے لئے کسی انجمن یا سوسائٹی میں داخل ہونا ضروری ہے۔ اسی طرح ہم بھی اس میں داخل ہو کر اپنے مقصد کو پا لیں گے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کوئی بات اپنے مدنظر نہ رکھی۔

مجھے خوب یاد ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک دفعہ فرمایا۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس موقعہ پر گھر میں کوئی اور آدمی بھی موجود تھا یا نہیں۔ ہو سکتا ہے۔ وہاں میرے سوا اور بھی کوئی ہو۔ کیونکہ میری عمر چھوٹی تھی اور اتنی اہم بات آپ نے صرف مجھے مخاطب کر کے نہیں کہی ہوگی۔ غالباً حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا یا حضرت نانا جان میر ناصر نواب صاحب رضی اللہ عنہ گھر میں موجود ہوں گے اور ان کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات بیان فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ ہماری جماعت میں

تین قسم کے لوگ

شامل ہیں۔ ایک وہ ہیں جنہوں نے میرے دعوےٰ کو اچھی طرح سمجھا اور پھر مجھ پر دل سے ایمان لا کر جماعت میں داخل ہوئے۔ دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں۔ جنہیں مولوی صاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ساتھ حسن ظنی تھی۔ انہوں نے جب آپ کے علم کا شہرہ سنا اور دیکھا کہ وہ اس جماعت میں داخل ہو گئے ہیں تو آپ کی نقل میں انہوں نے بھی میری بیعت کر لی۔ اور تیسری قسم کے لوگ وہ ہیں۔ جنہوں نے ہماری جماعت کو منظم اور کام کرنے والی دیکھا دوسرے مسلمانوں کا انہوں نے تجربہ کیا تو ان میں کسی قسم کی زندگی اور بیداری نہ پائی۔ لیکن ہماری جماعت میں ایک

خاص قسم کا جوشِ عمل

انہیں نظر آیا اس لئے وہ اس میں داخل ہو گئے۔ وہ بھی ایمان کی وجہ سے اس جماعت میں داخل نہیں ہوئے۔ بلکہ انہوں نے اسے حصول مقصد کے لئے ایک ذریعہ بنانا چاہا حقیقت یہ ہے۔ کہ خواہ دانستہ طور پر انہوں نے ایسا کیا۔ یا نادانستہ طور پر بہرحال ہماری جماعت میں شروع سے ہی کچھ ایسے لوگ شامل ہو گئے تھے۔ جنہوں نے اسے ایک سوسائٹی یا انجمن سمجھا ان میں یہ حس ہی نہیں تھی کہ الٰہی جماعتیں کس طرح تمام دنیا پر چھا جایا کرتی ہیں۔ اسی بات کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے جماعت کو

ایک معمولی سوسائٹی یا انجمن

سے زیادہ درجہ نہ دیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ ہم نے جو کچھ حاصل کرنا تھا وہ کر لیا ہے مثلاً ریڈ کراس سوسائٹی ہے۔ وہ تمام دنیا پر غالب تو نہیں ہے لیکن تاہم اس کا کام تمام دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ لوگ ان کی تعریفیں کرتے ہیں اور یہی ان کا مطمح نظر تھا اُس کو حاصل کرنے میں وہ لوگ کامیاب ہو گئے اور سمجھ لیا کہ ہم نے اپنے مقصد کو پا لیا یا مثلاً سالویشن آرمی (Salvation Army) ہے۔ عیسائیوں کا یہ مقصد نہیں تھا۔ کہ دنیا کا اکثر حصہ اس میں داخل ہو جائے یا اس کے ذریعہ وہ دنیا کے اصول بدل ڈالیں۔ کچھ لوگ اس میں داخل ہو گئے۔ اور انہوں نے یہ خیال کر لیا۔ کہ ہم نے اپنے مقصد کو حاصل کر لیا ہے یہی خیال تھا۔ جو ہماری جماعت کے بعض لوگوں میں پایا جاتا تھا وہ عنصر تو نکل گیا۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ ابھی تک جماعت کے بعض لوگوں نے جو رویہ اختیار کیا ہوا ہے وہ درست نہیں اور جس طریق پر جماعت اب چل رہی ہے۔ اس سے ہم باقی دنیا کو اپنے ساتھ مل جانے پر مجبور نہیں کر سکتے اور اُن پر ایسا اثر نہیں ڈال سکتے کہ وہ بھی ہمارے پیچھے چلیں

یہ سلسلہ سچا ہے

اور ہمیں یقین ہے۔ کہ ایک نہ ایک وقت خدا تعالےٰ اس پر ایسا لے آئے گا۔ کہ تمام دنیا کی توجہ اس طرف پھر جائے گی اور وہ اس میں گروہ در گروہ داخل ہونگے اور اس کے آثار نظر بھی آ رہے ہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ ہم نے اس سلسلہ میں کیا کچھ کیا ہم نے اس اہم مقصد کی طرف وہ توجہ نہیں دی جو ہمیں دینی چاہیئے تھی۔ افغانستان میں ہمارے کچھ آدمی شہید کر دئے گئے۔ اُس کے بعد ہم نے اسے اس طرح چھوڑ دیا۔ گویا وہ علاقہ دنیا سے مٹ گیا ہے۔ حالانکہ الٰہی جماعتوں کا

یہ طریق ہوتا ہے

کہ اگر دشمن ان کے افراد کو مارنا چاہتا ہے۔ تو وہ گھبراتے نہیں۔ وہ اپنے آپ کو موت کے لئے پیش کرتے چلے جاتے اور مرتے چلے جاتے ہیں۔ افغانستان میں اگر کچھ لوگ احمدی ہوئے تو وہ اتفاقی طور پر ہوئے ہیں۔ ورنہ ہم نے اس طرف سے اپنی توجہ بالکل پھیر لی ہے۔ اسی طرح بعض اور ملکوں میں بھی ہو رہا ہے۔ اگر ہم ایک مامور کی جماعت ہیں جیسا کہ ہمارا دعوےٰ ہے تو یقیناً ایک وقت ایسا آئے گا جب دنیا ہمیں مٹانے کے درپے ہوگی۔ مگر جب ایسا وقت آئے گا۔ تو کیا وہ لوگ جو اپنی آمد کا ۱/۱۰ یا ۱/۹ یا ۱/۸ بھی چندہ کے طور پر نہیں دیتے۔ وہ اس وقت

احمدیت کی خاطر

اپنی سینکڑوں روپے کی آمد کو چھوڑ دیں گے اگر اس وقت وہ سلسلہ کے لئے اپنی آمد کا ۱/۲ حصہ بھی دینے کے لئے تیار نہیں۔ تو ہم ان پر یہ امید کس طرح کر سکتے ہیں۔ کہ وہ اس وقت احمدیت کے لئے سب کچھ قربان کر دیں گے۔ میں دیکھتا ہوں کہ ابھی جماعت کے اکثر حصہ میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں وہ جوش عمل نہیں پایا جاتا۔ جس کی الٰہی جماعتوں سے امید کی جاتی ہے۔ حالانکہ

الٰہی سلسلوں میں شامل ہونے والے

سب کے سب واقفین زندگی ہوا کرتے ہیں۔ وہ رات کو جب سونے لگتے ہیں تو اپنے دن بھر کے اعمال پر غور کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا رات ان پر ایمان کی حالت میں آئی ہے۔ اور پھر جب نیند سے بیدار ہوتے ہیں۔ تو دن بھر کے لئے ایک مذہبی پروگرام بناتے ہیں۔ گویا ان کا دن اور رات دین کی خدمت میں گزرتا ہے۔ جب تک جماعت کے تمام دوستوں میں یہ روح پیدا نہ ہو جائے۔ وقت آنے پر وہ

قربانی کے لئے تیار

نہیں ہو سکتے۔ اور جب یہ روح پیدا ہو جائے گی اور ہم میں سے ہر فرد کا دن اور رات دین کے کاموں میں گزرے گا۔ تو یقیناً ہماری کامیابی میں کچھ بھی شبہ باقی نہیں رہے گا۔

میں نے پہلے بھی

کئی دفعہ سنایا ہے

کہ میں نے بچپن میں ایک کشتی خریدی۔ اگرچہ اسے تالا لگا دیا جاتا تھا لیکن چونکہ ان دنوں تالے دیسی قسم کے پیچوں والے ہوتے تھے۔ جو لڑکے آسانی سے کھول لیے جاتے تھے۔ اس لئے دوسرے لڑکے آسانی کے ساتھ کشتی کھول کر لے جاتے۔ اسے چلاتے اور اس میں چھلانگیں مارتے اور کودتے جس کی وجہ سے کشتی میں سوراخ ہو گئے۔ اور پانی اندر آنا شروع ہو گیا۔ سوراخوں میں روئی ڈال کر بند کرنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن سوراخ اتنے بڑے اور کثیر تعداد میں تھے۔ کہ ان کا بند کرنا مشکل تھا۔ میں نے تنگ آ کر کچھ لڑکوں سے کہا کہ کسی طرح کشتی کھول کر لے جانے والوں کو پکڑ کر میرے پاس لے آؤ۔ ایک دن میں گھر میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ مدرسہ احمدیہ کا ایک لڑکا آیا۔ اور اس نے کہا لڑکے کشتی کھول کر اسے چلا رہے ہیں۔

آپ آکر دیکھ لیں

وہ کشتی چھ سات آدمیوں کے لئے بنوائی گئی تھی۔ لیکن جب میں وہاں گیا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ دس بارہ لڑکے بے تحاشا کشتی میں اس طرح کود رہے ہیں۔ جس طرح شکر بنانے والے شکر کو کوٹتے ہیں۔ اور وہ اس کو بھی ایک ذوق سمجھتے تھے۔ انہیں ایسا کرتے دیکھ کر مجھے غصہ آیا۔ میں نے کچھ لڑکے دوڑائے۔ اور انہیں کہا کہ تمام راستے روک لو۔ یہ بھاگنے نہ پائیں۔ ایک طرف میں خود کھڑا ہو گیا۔ میں مدرسہ احمدیہ کی طرف تھا اور کشتی دوسری طرف تھی۔ وہ لڑکے گاؤں کے رہنے والے تھے۔ اور رئیس سے لوگ عموماً خوف کھاتے ہیں۔

وہ ڈر کے مارے بھاگے

اور جس طرف منہ آیا نکل گئے۔ اتفاق سے ان کا ایک رنگ لیڈر جو قصاب کا لڑکا تھا۔ میری طرف ہی بھاگ آیا۔ وہ مجھ سے عمر میں بڑا تھا۔ اور طاقت میں بھی مضبوط تھا۔ وہ چاہتا تو مجھے مار سکتا تھا۔ لیکن اس پر خوف طاری ہو گیا۔ جس کی وجہ سے وہ اچانک مجھے دیکھ کر سہم گیا۔ میں دیوار کے پیچھے چھپ کر کھڑا تھا۔ وہ میرے پاس سے گزرا۔ تو میں نے اسے مارنے کے لئے ہاتھ اٹھایا لیکن مارا نہیں۔

مجھے اپنے نفس پر قابو تھا

میرا ہاتھ اوپر اٹھا ہوا دیکھ کر اس کا ہاتھ کدم اوپر اٹھا۔ جس کی وجہ سے میرا غصہ اور تیز ہو گیا۔ لیکن بعد میں اسے عقل آ گئی۔ اور اس نے ہاتھ نیچا گرا کر کہا۔ اچھا جی اگر آپ مارنا چاہتے ہیں تو مار لیں۔ یہ میرے

بچپن کا واقعہ

ہے۔ اور اب میری عمر ساٹھ برس کی ہے۔ لیکن اب بھی جب وہ واقعہ مجھے یاد آتا ہے۔ تو میرے بال کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مارنا تو دور کی بات ہے۔ میں نے مارنے کے لئے صرف ہاتھ اٹھایا تھا۔ اور پھر اسے نیچے گرا لیا تھا۔ لیکن اب بھی وہ واقعہ مجھے یاد آ جانے تو شرم آتی ہے۔ اس لڑکے نے اپنا ہاتھ نیچے گرا لیا۔ تو میں نے شرمندگی کے ساتھ اپنی پیٹھ پھیری۔ اور دوسری طرف نکل گیا۔ غرض مار کھانا بڑے حوصلہ کی بات ہے۔ جو مارتے ہیں۔ وہ دنیا کی توجہ اپنی طرف نہیں پھیر سکتے۔ مگر جو مار کھاتے ہیں۔ ان کی طرف دنیا کی توجہ پھر جاتی ہے۔ پس جماعت کو

یہ روح اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے

اگر جماعت کے دوست اپنے اندر یہ روح پیدا نہیں کریں گے۔ تو میں ڈرتا ہوں کہ ایسے لوگ وقت آنے پر کچے دھاگے ثابت ہوں گے۔ اور اپنے دلوں کو یہ تسلی دے لیں گے۔ کہ ہم دل سے تو احمدی ہی ہیں۔ لیکن جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ

ایمان قابل قبول

نہیں ہو سکتا۔ اور ایسے لوگ خدا تعالیٰ کے رحم کے نہیں بلکہ اس کے غضب کے مستحق ہوتے ہیں ۞

احباب جماعت کی توجہ کیلئے ضروری اعلان

اشاعت دین کیلئے اپنی مساعی کو تیز تر کرنے کی ضرورت

— از مکرم جناب ناظر صاحب اصلاح و ارشاد ربوہ —

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اور اس سے قبل انصار اللہ اور خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر حضور نے احباب جماعت سے یہ عہد لیا تھا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا کے کونے کونے میں گاڑنے کے لئے احمدیت کو جلد دنیا میں پھیلانے کی سعی کریں گے بیعت کی موجودہ رفتار اس امر کی متقاضی ہے کہ احباب جماعت اپنی مساعی کو تیز تر کر دیں۔ جماعت کی موجودہ تعداد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے بہت زیادہ ہے۔ مگر بیعت کی تعداد نسبتاً کم ہے۔

دنیا کے دھندے تو جاری رہیں گے۔ مگر اصل زاد راہ جو اخروی سرخروئی کا باعث ہو سکتا ہے۔ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ یہی وہ عہد ہے جو بیعت کے وقت ہم نے کیا تھا۔ پس میں احباب جماعت اور عہدہ داروں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ اگر وہ اس عہد کو پورا کرتے ہوئے خدا تعالےٰ کی رضا کے حصول کی جد و جہد کریں۔ تو خدا تعالےٰ دنیا کو ان کے قدموں پر لا ڈالے گا۔ پس آپ دوسروں کو بھی اس نعمت میں شامل کریں جس سے آپ کو حصہ ملا ہے۔ تا وہ بھی خدا کے دین کی اشاعت میں آپ کے ساتھ شامل ہو کر خدا تعالےٰ کی نعمتوں کے وارث بنیں ۞

انتخاب نمائندگان مشاورت کے متعلق

ضروری ہدایات

جماعت کے امراء صاحبان خاص طور پر نوٹ فرمائیں

۱۔ نمائندہ مخلص اور صائب الرائے ہو۔

۲۔ جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو۔

۳۔ شعائر اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

۴۔ طالب علم نہ ہو۔

۵۔ باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا۔ اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

۶۔ جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو ۲ نمائندے
" " " " " " " " ۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو ۳ "
" " " " " " " " ۱۰۱ " ۲۰۰ " " ۴ "
" " " " " " " " ۲۰۱ " ۵۰۰ " " ۶ "
" " " " " " " " ۵۰۱ " ۱۰۰۰ " " ۸ "
" " " " " " " ۱۰۰۰ " زائد ہو ۱۲ "

یہ نوٹ کرنا ضروری ہے کہ اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنٰی نہیں ہوں گے یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

نوٹ:۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی۔ جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہے۔

۷۔ انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک یہ ہدایت بھی ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کو بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔

۸۔ انتخاب نمائندگان کے متعلق حضور کی بیان فرمودہ تفصیلی ہدایات الفضل مورخہ ۴/مارچ ۱۹۶۰ء میں سے ضرور پڑھ لی جائیں۔

سیکرٹری مجلس مشاورت

حدیث النبی

الصائم فرحتان فرحۃ حین یفطر و فرحۃ حین یلقی ربہ (ترمذی)

ترجمہ:۔ روزہ دار کے لئے دو مسرتیں ہیں۔ ایک مسرت اس وقت ہوتی ہے جب وہ روزہ کھولتا ہے اور دوسری مسرت اس وقت نصیب ہوگی جب وہ اپنے پروردگار کو ملے گا۔

سارا دن بھوکا پیاسا رہنے کے بعد شام کو پانی کے گھونٹ یا کھانے کے ایک لقمے کا جو مزہ روزہ دار کو آتا ہے اس کا مقابلہ اس شخص سے کیا کیا جا سکتا ہے۔ جو سارا دن کھاتا پیتا ہے۔ اور خدا کے حکم کو نظر انداز کر کے پیٹ کے جہنم کو بھرتا رہتا ہے۔ اور دوسری خوشی حقیقی خوشی ہے اور روزہ کی اصل غرض ہے یعنی یہ کہ اس کے عمل سے اسے خدا مل جائے۔ تو پھر کونسی نعمت باقی رہ جاتی ہے۔ پس عزیزو آؤ۔ روزہ کے ذریعہ اپنے خدا کو پانے کی کوشش کریں۔

(شعبہ تربیت و اصلاح۔ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

کالی کھانسی کی وبا

آج کل ربوہ میں خسرہ اور کالی کھانسی کی وبائیں بڑی سرعت سے پھیل رہی ہیں۔ جن کی فوری روک تھام نہایت ضروری ہے۔ مگر افسوس ہے کہ ہر ماں اگرچہ اپنے بچے کے بارہ میں کالی کھانسی کے نام لرزتی ہے۔ مگر مناسب اور ضروری احتیاطوں سے کام نہیں لیتی۔ فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن آپ سے درخواست کرتی ہے کہ آج ہی سے مندرجہ ذیل ہدایات پر عمل پیرا ہو جائیے۔

۱۔ ایک دوسرے کے گھروں میں بغرض ملاقات جاتے ہوئے اپنے بچوں کو پیچھے چھوڑ جائیے۔ وبائی ایام میں بچوں کو ساتھ ساتھ لئے پھرنا ان کے لئے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

۲۔ اگر آپ کے بچے کو کھانسی ہو تو فوراً اس کے برتن کلیتہً الگ کر دیجئے یہ انتظار نہ کیجئے کہ کالی کھانسی کی پوری علامات ظاہر ہوں۔

۳۔ بیمار بچوں کو سختی سے دوسرے بچوں سے ملنے سے منع کیجئے اور پبلک جگہوں میں جانے سے روک دیجئے تاوقتیکہ پوری طرح آرام آ جائے۔

۴۔ بیماری ظاہر ہوتے ہی ہسپتال میں رپورٹ درج کروائیے تاکہ بیماری کی رفتار کے بارہ میں افسران متعلقہ پوری طرح مطلع رہیں۔

اس کے علاوہ حفظ ماتقدم کے طور پر فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک دوا رکھوا دی ہے۔ اس دوا کی ایک خوراک عام طور پر دس روز تک بیماری کے حملہ سے بچنے میں مدد دیتی ہے۔ نیز خسرہ اور کالی کھانسی ہر دو میں بیماری کے دوران میں اس کا استعمال نہایت مفید پایا گیا ہے آپ علاج میں اپنے بچوں کو ایک ایک خوراک کھلا دیجئے۔ **لیکن اسے ہرگز دس روز سے پہلے مت دہرائیے۔** دوا دینے کے باوجود بیماری کے حملہ کی صورت میں ایسوسی ایشن کو ضرور مطلع کیجئے۔ تاکہ اس دوا کی افادیت کے بارہ میں صحیح اعداد و شمار اکٹھے کئے جا سکیں۔ **دوا مفت دی جا رہی ہے** خط و کتابت بنام صدر یا سیکرٹری ایسوسی ایشن ہونی چاہیئے۔

(از طرف فضل عمر ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن)

انعامی مقابلہ کا نتیجہ

مکرم میاں سراج دین صاحب لاہور نے اللہ تعالےٰ کی حمد میں نظموں کے مقابلہ کے لئے مبلغ پچاس روپے عنایت فرمائے تھے۔ اس مقابلہ میں اول دوم اور سوم آنیوالوں کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے انعامی رقم انہیں ارسال کر دی جائے گی۔

اول میر اللہ بخش صاحب تسنیم

دوم۔ محمد اسماعیل صاحب۔ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ

محترمہ اہلیہ صاحبہ لطیف الرحمن صاحب دھرم پورہ لاہور

(مینیجر الفضل)

رمضان المبارک کی برکات

مرزا محمد سلیم صاحب اختر جامعہ احمدیہ ربوہ

دنیا کے تمام مذاہب میں روحانیت کے ارتقاء کے لئے چند ایک عبادات مقرر ہیں جن کا مقصد اللہ تعالےٰ سے تعلق پیدا کرنا ہوتا ہے ان عبادات میں سے روزہ بھی شامل ہے اس عبادت کو پہلے مذاہب بھی بجالاتے رہے ہیں جیسا کہ خود قرآن شریف نے اس کی تصریح فرمائی ہے۔ فرمایا

كتب عليكم الصيام
كما كتب على الذين من
قبلكم لعلكم تتقون
(بقرہ ۲۳۶)

یعنی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض قرار دئے گئے ایسے ہی تم پر بھی روزے رکھنے فرض قرار دئے گئے ہیں۔ روزہ رکھنے کا حکم دینے سے اللہ تعالےٰ کا ہرگز یہ مدعا نہیں ہے کہ انسان بھوکا پیاسا رہے روزہ تو انسان کے لئے بیشمار رحمتوں کا باعث بن جاتا ہے کئی قسم کے آفات و مصائب سے انسان بچ جاتا ہے جیسا کہ تتقون کے لفظ سے پایا جاتا ہے اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کا یہ مقصود ہے کہ انسان تکلیف میں رہے بلکہ وہ تو خود فرماتا ہے یرید اللہ بکم الیسر روزہ کے ذریعے اللہ تعالےٰ تمہارے لئے آسائش مہیا کرنا چاہتا ہے۔ اپنی عظمت تمہارے دلوں میں بٹھانا چاہتا ہے نیز خدا کی راہ میں تمہیں مصائب برداشت کرنے کی عادت ڈالنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ایسا کوئی حکم نہیں دیتا جو بالا بطاق ہو۔ جیسے کہ وہ خود فرماتا ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا (بقرہ) اسلامی احکام کی یہ خصوصیت ہے کہ انسان ان کو بطیب خاطر بجا لا سکتا ہے اور جب انسان تھوڑی سی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی کوششوں کو نوازتا اور بپایۂ قبولیت جگہ دیتا ہے جیسے فرمایا

والذين جاهدوا فينا
لنهدينهم سبلنا

رمضان کے معنے تپش اور گرمی کے ہیں اور اس مہینے کا نام رمضان اس لئے رکھا کہ اس میں وصال الٰہی کے لئے انسان کے دل میں ایک تڑپ سوزش اور اضطراب پیدا ہوتا ہے ایسے ہی اللہ تعالےٰ انسان کی خطاؤں کو بخشنے کے لئے بیقرار ہوتا ہے گویا دونو طرف محبت کی آگ شعلہ زن ہوتی ہے۔

ترمذی ابواب الصوم میں ہے کہ صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النیران وفتحت ابواب الجنة : اس ماہ شیاطین اور تمام قسم کے محرکات بدی کو پابجولاں کر دیا جاتا ہے دوزخ کے دروازے بند اور جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ رمضان کے مہینہ میں بدیوں کے روکنے کی تدابیر عمل میں لائی جاتی ہیں۔ یعنی گالیاں دینا بری مجالس کو اختیار کرنا گانے سننا شہوات کو انگیخت کرنیوالے تمام محرکات پر پابندیاں لگا کر انسان کو ان کے اختیار کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ جب انسان یہ کام نہیں کرتا تو گویا وہ اپنے اوپر دوزخ کے دروازے بند کر لیتا ہے کیونکہ دوزخ کا دروازہ کسی فرد بشر کے لئے کھلا نہیں سوائے اسکے جو خود برائی کا ارتکاب کر کے دوزخ کا دروازہ اپنے لئے کھولے جنت کے دروازے کھلے رہنے سے یہ مراد ہے کہ عبادات اور اوراد اذکار کا حکم دے کر انسان کے لئے جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں یعنی جو شخص ان عبادات کو بجا لائے گا احکام الٰہی کی تعمیل کرے گا وہ خدا کے فضل سے جنت کے دروازوں کو اپنے لئے کھول لے گا۔

ایسے ہی حدیث قدسی میں وارد ہے الصوم لی وانا اجزی بہ۔ یعنی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ روزہ رکھنا میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دونگا

اس حدیث میں اللہ تعالےٰ نے روزہ کی اضافت اپنی طرف فرمائی ہے جو کہ روزہ کی علو مرتبت اور شرف پر دلالت کرتی ہے مقصود اس سے یہ ہے کہ جیسے اللہ تعالےٰ کھانے پینے کی حاجات وغیرہ سے بے نیاز ہے ایسے ہی انسان بھی کچھ وقت کے لئے ان چیزوں سے بے نیاز رہ کر اللہ تعالےٰ سے ایک گونہ مشابہت اختیار کر لیتا ہے گویا انسان اللہ تعالےٰ کی صفات کو اپنے اندر جذب کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے انسان کے اندر یہ قابلیت ودیعت کی ہے کہ وہ ظلی طور پر خدا کی صفات کا مظہر بن جاتا ہے یہی اس حدیث کا مطلب ہے۔ جس میں یہ بیان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے گویا آدم خدا کی صفات کا مظہر ہے خود قرآن شریف نے بھی اس امر کی تلقین کی ہے کہ تم خدائی صفات میں رنگین ہو جاؤ جیسے فرمایا صبغۃ اللہ یعنی اللہ تعالےٰ کی صفات کو اختیار کرو اس طرح روزہ میں انسان کو اللہ تعالےٰ سے ایک رنگ میں مشابہت حاصل ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ رمضان شریف میں ایک خاص رات لیلۃ القدر بھی آتی ہے۔ اس رات روحانیت کا زبردست انتشار ہوتا ہے ملائکہ کا نزول ہوتا ہے دعاؤں کی قبولیت اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے۔ مگر یاد رہے لیلۃ القدر کوئی جنتر منتر نہیں ہے ایک خاص قلبی کیفیت کا نام ہے۔ جس کا اظہار مرد مومن کے دل پر ہوتا ہے اور ایک خاص قسم کا اطمینان قلب اسے نصیب ہوتا ہے جس کا لطف دریائے روحانیت کے شناور ہی جانتے ہیں۔

پھر سال بھر کے گناہوں کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے یہ مہینہ مقرر فرمایا ہے ترمذی میں ہے جو انسان ایماناً و احتساباً یعنی طلب ثواب کی خاطر اس ماہ عبادات پر کمربستہ ہو جاتے ہیں گذشتہ گناہوں کو اللہ تعالےٰ معاف فرما دیتا ہے۔

پھر آخری عشرہ میں اعتکاف ہوتا ہے اعتکاف میں انسان دنیاوی کاروبار نہیں کر سکتا صرف [illegible] عبادات اور دعاؤں میں لگا رہتا ہے گویا جوں جوں ماہ رمضان ختم ہونے کے قریب آتا ہے توں توں زیادہ تسبیح و تحمید پر زور دیا جاتا ہے تا رحمت خداوندی جوش میں آ کر انسان کو اپنی آغوش میں لے لے

دراصل یہ تمام قرب الٰہی کی وادیوں کے موڑ ہیں جن سے گذر کر انسان اللہ تعالےٰ کو پا لیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو رمضان شریف کی برکات سے صحیح طور پر متمتع ہونے کی توفیق عطا فرما دے

آمین۔

اہلیہ صاحبہ محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم آف جھنگ کی وفات

ربوہ۔ ۱۳ مارچ۔ نہایت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مورخہ ۱۲ مارچ کو محترم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم پی ای ایس آف جھنگ کی اہلیہ محترمہ صاحبہ بیگم صاحبہ اپنے بیٹے مکرم میجر اقبال صاحب کی کوٹھی واقع لاہور چھاؤنی میں وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج صبح مرحومہ کا جنازہ بذریعہ کار ربوہ لایا گیا۔ جہاں ۹½ بجے صبح احاطہ مسجد مبارک میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ نے ازراہ شفقت اپنی ناسازی طبع کے باوجود نماز جنازہ پڑھائی جس میں احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ قبر کی تیاری پر محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔ مرحومہ نہایت مخلص اور سلسلہ کے ساتھ سچی محبت رکھنے والی تھیں اور نیکی اور صدقات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ کچھ عرصہ پیشتر وہ ملتان میں اپنے بیٹے مکرم عبدالشکور صاحب مالک ریڈیو الیکٹرک ہاؤس ملتان کے ہاں مقیم تھیں جہاں سے علاج کی غرض سے چند دن قبل ہی انہیں لاہور لایا گیا تھا۔ مرحومہ نے اپنی یادگار چار لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں مکرم میجر اقبال صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب کے علاوہ آپ کے دوسرے صاحبزادے مکرم نورالدین صاحب جہانگیر ڈسٹرکٹ فوڈ کنٹرولر اور مکرم فضل الرحمن صاحب اسلم نائب تحصیلدار منٹگمری اور لودھراں میں مقیم تھے۔ اسی طرح آپ کی ایک صاحبزادی محترم مصلح الدین صاحب سعدی منیجر فلپس الیکٹرک کمپنی چٹاگانگ سے اور دوسری مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مقیم لندن سے بیاہی ہوئی ہیں

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اعلےٰ علیین میں جگہ دے اور اپنی خاص شفقت اور رحمت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کو اس صدمہ میں اپنے فضل سے صبر جمیل کی توفیق بخشے۔

درخواست دعا

خاکسار کے بڑے بھائی عبدالغفور صاحب اور ان کے بڑے لڑکے عبدالحمید عرصہ سے بیمار ہیں احباب ان دونوں کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں

(خاکسار عبداللطیف خوشنویس کاتب الفضل)

پختونستان کا ڈھونگ

(از مکرم سید محمد اکرم شاہ صاحب)

پختونستان کی رٹ بھی ایک عجیب تخیل ہے آپ افغانستان کے حکمران طبقہ کے بیانات اور کابل ریڈیو کے نشریات کا اگر ایک جائزہ لیں تو جو بات ایک سوجھ بوجھ والے شخص کے ذہن میں بھی واضح ہو جاتی ہے وہ یہ ہے کہ پختونستان کی کوئی جامع تعریف موجود نہیں کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ پاکستان میں پشتو بولنے والوں کے ساتھ ان کی مرضی کے مطابق سلوک کیا جائے کبھی کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں سے یہ پوچھا جائے کہ وہ پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں یا علیحدہ ریاست کو پسند کرتے ہیں اور کبھی کبھی وہ پاکستان کے بعض علاقوں کو افغانستان میں شامل کر دینے کا مطالبہ بھی کر دیتے ہیں۔ بین الاقوامی روابط میں شاید یہ پہلی مثال ہے کہ ایک ملک ایک مطالبہ کر رہا ہے اسے اپنے سیاسی ایمان کا جزو لاینفک جتلا رہا ہے اور اس مطالبہ کے لئے وہ تمام اچھے اقدار کو نظر انداز کر رہا ہے۔ لیکن اس مطالبے کا تعین نہ صرف روز اول سے بلکہ سالہا سال گذرنے کے باوجود بھی نہ ہو سکا ہو۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پختونستان کی تہ میں کوئی سیاسی ایقان کار فرما نہیں بلکہ مقصد محض دشمنوں کو خوش کرنا اور اندرونی بدحالی سے لوگوں کی توجہ ہٹانا ہے۔ یہ امر اس بات سے واضح ہو جاتا ہے کہ جب کبھی یہ افغان حاکم کمیونسٹ بلاک کے نمائندوں سے ملتے ہیں یا افغانستان کے لوگ اس جابر اور مطلق العنان حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسے مواقع پر پختونستان کا پروپیگنڈا زیادہ شدت اختیار کر جاتا ہے۔

پختونستان کے حق میں دلائل بھی اتنے عجیب ہیں جتنا کہ نفس مطالبہ مضحکہ خیز ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۵۵ء کو کابل میں پاکستانی سفارت خانہ اور جلال آباد میں پاکستانی قونصل خانہ پر افغان حاکموں کے ایجنٹوں نے حملہ کر دیا۔ اس واقعہ کے چند روز بعد سردار محمد نعیم صاحب وزیر خارجہ افغانستان نے کراچی میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دلیل دی کہ ۱۸۹۳ء کا ڈیورنڈ معاہدہ جس کے ماتحت افغانستان اور سابقہ برصغیر ہندو پاکستان کی سرحدوں کا تعین کیا گیا ہے۔ انگریزوں کے ساتھ ہوا تھا اور ان کے چلے جانے کے بعد یہ معاہدہ خود بخود ختم ہو گیا۔ قانون اقوام کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ ایک مملکت کے فرائض و حقوق جانشین مملکتوں پر عاید ہو جاتے ہیں۔ معلوم ہوتا تھا کہ افغان حکومت اس پوزیشن سے واقف نہیں۔ لیکن اگر بالفرض سردار صاحب کا یہ عذر درست ہے تو اسی اصول کے ماتحت اگست ۱۹۱۹ء کا وہ معاہدہ بھی ختم ہو گیا جس میں انگریزوں نے افغانستان کو ایک آزاد مملکت تسلیم کیا تھا اور نتیجۃً ہم ۱۸۸۰ء کی صورت حال کی طرف چلے جاتے ہیں جبکہ فی الحقیقت افغانستان ایک مملکت کے طور پر وجود میں آیا اور اس کی حیثیت اس برصغیر کے ایک باجگزار مملکت کی تھی نیز معاہدہ "ڈیورنڈ" کی شق ۲ میں یہ الفاظ موجود ہیں:۔

"حکومت ہند (اب پاکستان)
کسی وقت بھی افغانستان کی سمت
میں اس خط (ڈیورنڈ لائن) کے
پار کبھی مداخلت نہ کرے گی"

تو اگر سارے معاہدے ختم ہو گئے ہیں تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ افغانستان پاکستان کا ایک جزو بن جاتا ہے اور افغانستان کے حکمرانوں کو جمہوریہ پاکستان میں شمولیت کا اعلان کرنا چاہیئے چہ جائیکہ وہ پاکستان کے ساتھ ایک اعصابی جنگ جاری رکھیں۔

جہاں تک استصواب رائے کا تعلق ہے وزیر خارجہ پاکستان نے بڑے پتہ کی بات کہی ہے کہ پاکستان میں تو استصواب رائے ہو چکا ہے اصل میں تو یہ ضرورت افغانستان کے پٹھانوں کے لئے باقی رہتی ہے۔ افغان حکمران یہ بھول جاتے ہیں کہ جولائی ۱۹۴۷ء میں یہ استصواب کیا گیا تھا اور پٹھانوں نے پاکستان میں شامل ہونے کا یہ فیصلہ دے دیا باوجود اس امر کے کہ یہ رائے شماری انگریزوں کے زیر سایہ کی گئی جو پاکستان کے مؤید نہ تھے اور صوبائی حکومت ان لوگوں کے ہاتھوں میں تھی جو نظریہ پاکستان کے مخالف تھے۔

در اصل اگر افغان ٹولہ یہ سمجھتا ہے کہ پاکستان کے پٹھانوں کے لئے افغانستان میں کوئی جاذبیت ہو سکتی ہے تو وہ جنت الحمقاء میں رہتے ہیں۔ پاکستان ایک ترقی پذیر جمہوری مملکت ہے۔ اس کے برعکس افغانستان میں ابھی نظم و نسق کا طریقہ بھی صدیوں پرانا اور فرسودہ ہے۔ افغانستان کا بجٹ ایک کروڑ روپیہ ہے جس کے مقابل میں پاکستان کا بجٹ ایک ارب اور پچاس کروڑ روپیہ ہے اور مغربی پاکستان کا بجٹ ۲۰ کروڑ پچاس لاکھ روپیہ ہے بلکہ سابقہ صوبہ سرحد کا بجٹ بھی افغانستان کے بجٹ سے تقریباً چار گنا زیادہ تھا۔ پاکستان کی ایک ارب ۸۰ کروڑ روپیہ کی بیرونی تجارت کے مقابلے میں افغانستان کی تجارت ۲۵ کروڑ روپیہ ہے۔ ان حالات میں یہ تصور کرنا ہی کہ پاکستان کے شہریوں کا کوئی طبقہ افغانستان جیسے ملک کی بالواسطہ یا بلاواسطہ غلامی کو قبول کرنے کے لئے تیار ہوگا انسانی عقل کی توہین ہے۔

لے دیکے ایک بات رہ جاتی ہے جو اسلام کے بنیادی تصورات کے منافی ہے۔ لیکن جسے افغان حاکم اچھالنے سے کبھی نہیں تھکتے یہ ہے قبائلی جذبات کو ابھارنا۔ قابل غور امر یہ ہے کہ پٹھانوں کی ایک بھاری اکثریت پاکستان میں رہتی ہے۔ اور اس لئے جمہوری تصورات کا تقاضا تو یہ ہے کہ افغانستان میں پٹھانوں سے پوچھا جائے کہ آیا وہ پاکستان میں اپنے بھائیوں سے مل کر رہنا پسند کریں گے یا نہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ افغانستان کے حکمران اس قسم کے ایماندارانہ اقدام کی کبھی جرأت نہ کریں گے۔ کیونکہ انہیں یہ پتہ ہے کہ اس حکمران طبقہ کو پٹھانوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ وہ نہ تو پٹھان ہیں نہ پشتو بول سکتے ہیں ان کی زبان فارسی ہے اور افغانستان میں پٹھانوں کی حیثیت ایک محکوم گروہ کی ہے۔ باوجود اس تمام جبر و تشدد کے جس کے ذریعے وہ پٹھانوں پر مظالم کو دنیا کی نظروں سے مخفی رکھنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ بارہا پٹھانوں نے اپنی جان و مال اور عزت کو بچانے کی خاطر اپنی آواز اٹھائی ہے اور جس کی تازہ مثال منگل قبائلیوں کی افغانستان سے پاکستان میں ہجرت کر کے پناہ گزینی ہے۔

مقصود افغانستان کی تحقیر نہیں

افغانستان ہمارا ہمسایہ ہے اور ایک غیر حکمران طبقہ کی معاندانہ سرگرمیوں کی وجہ سے ان دو بڑی قوموں میں مغائرت پیدا نہیں ہو سکتی ہمیں علم ہے کہ وہاں کے لوگ اور حاکموں میں بعد المشرقین ہے۔ ہمیں یہ بھی علم ہے کہ وہاں کی موجودہ بدحالی کا سب سے بڑا سبب حکمرانوں کی خود غرضانہ پالیسی ہے جس میں عوام کی بہتری کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ لیکن یہ مصنوعی واقعات ہمیشہ کے لئے نہیں رہیں گے وہ وقت آئے گا جبکہ افغان اپنی مرضی کے مطابق پاکستان کے مسلمانوں کے ساتھ وہی روابط قائم کر سکیں گے جو دو مسلمان قوموں کے درمیان ہونے چاہئیں۔ جب تک وہ وقت آئے افغان حاکموں کو غور کرنا چاہیئے کہ وہ شیشے کے محلوں میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر برسانے میں کامیاب نہ ہوں گے

(محکمہ تعلقات عامہ لاہور)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

خدام الاحمدیہ کا اہم فرض

رمضان مبارک کا مہینہ شروع ہے۔ قرآن شریف کا رمضان سے خاص تعلق ہے حدیث میں آتا ہے کہ حضرت جبریل ہمارے آقا و مولا حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینہ میں قرآن کریم کا دور پورا کرتے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں آخری رمضان میں دو مرتبہ قرآن شریف کا دور پورا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ وہ لوگوں کو قرآن شریف پڑھائیں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"خدام الاحمدیہ کا اہم فرض ہے کہ وہ اپنے ممبروں میں قرآن کریم باترجمہ پڑھنے اور پڑھانے کا انتظام کریں"

پھر فرماتے ہیں:۔

"اگر مجلس خدام الاحمدیہ ہر جگہ نائٹ سکول کھول دے اور لوگوں کو جنہیں قرآن کریم کا ترجمہ نہیں آتا ترجمہ پڑھانا شروع کر دیں تو یہی ایک ایسی خدمت ہوگی جو انہیں اللہ تعالے کی رضا کا مستحق بنا دے گی"

حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر تمام خدام کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس رمضان میں قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنے پڑھانے کا کام شروع کریں اور پھر اس بابرکت کام کو رمضان کے بعد بھی جاری رکھیں۔ (مہتمم تعلیم و ذہانت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اسوان بند کی تعمیر سے ہزاروں سال پرانی یادگاریں تباہ ہو جائیں گی

یادگاروں کو محفوظ مقامات پر پہنچانے میں مدد دی جائے

کراچی ۱۴ مارچ - جنرل محمد ابراہیم عبود وزیر اعظم سوڈان نے سب ملکوں سے اپیل کی ہے کہ وہ دنیا کی سب سے پرانی تہذیب کی چار ہزار سالہ پرانی یادگاروں کو مٹنے سے بچانے کے لئے سوڈان کی امداد کریں - کیونکہ روس کی امداد سے تیار ہونے والے اسوان بند کے معرض وجود میں آ جانے کی وجہ سے سو سے زیادہ ایسے مقامات زیر آب آ جائیں گے جہاں ماضی کی انمول یادگاریں پڑی ہیں -

جنرل عبود کی یہ اپیل آج سفارت سوڈان متعینہ کراچی کی وساطت سے شائع ہوئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسوان بند ۱۹۶۳ء میں تیار ہو جائے گا - جس کی وجہ سے آٹھ سو مربع کلو میٹر علاقہ زیر آب آ جائے گا - اس علاقہ میں اس وقت ایک سو سے زیادہ مقامات ایسے ہیں جو قدیم یادگاروں کے لئے مشہور ہیں - ان میں فرعونوں کے چار مندر - چودہ قلعے - بیشمار گرجے بے شمار پرانے قبرستان اور قدیم تصویروں والی متعدد چٹانیں بھی شامل ہیں - ان میں سے بعض یادگاریں چار ہزار سالہ ہیں - سوڈان کے محکمہ آثار قدیمہ کو توقع نہیں کہ تھوڑی مدت میں کھدائی کر کے ان یادگاروں کو محفوظ مقامات پر پہنچایا جا سکے گا - لہٰذا میں دنیا سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کام میں سوڈان کی مدد کرے - اس سلسلہ میں آثار قدیمہ کے ماہرین بھیج کر یا مالی امداد دے کر سوڈان کی مدد کی جا سکتی ہے -

"داخلہ جے وی کلاس زنانہ"

"ضلع جھنگ کی جملہ امیدواروں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جے وی کلاس زنانہ کے داخلہ کا انٹرویو مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۶۰ء کو صبح آٹھ بجے دفتر ڈسٹرکٹ انسپکٹرس مدارس ضلع جھنگ میں ہوگا - امیدوار اپنے اصل سرٹیفیکیٹ وغیرہ لے کر حاضر آویں -" اسسٹنٹ انسپکٹرس آف سکول ضلع جھنگ

مسٹر خروشیف نے فرانس کا دورہ ملتوی کر دیا

لنڈن ۱۴ مارچ روس کے وزیر اعظم مسٹر خروشیف کو انفلوئنزا ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے فرانس کا دورہ ملتوی کر دیا ہے وہ منگل کو پیرس پہنچنے والے تھے - ماسکو ریڈیو نے آج اپنے ڈرامے کا پروگرام روک کر ایک خاص اعلان میں مسٹر خروشیف کی بیماری کی اطلاع دی - ریڈیو نے بتایا کہ روسی وزیر اعظم کو پوری طرح صحت یاب ہونے میں سات سے دس روز لگیں گے - چنانچہ انہوں نے فرانس کے صدر ڈیگال کو یہ تجویز پیش کی ہے - کہ منگل سے ان کا جو دورہ شروع ہونے والا تھا اسے سات سے دس روز تک ملتوی کر دیا جائے دونوں حکومتیں دورے کی نئی تاریخ جلد از جلد مقرر کریں گی دریں اثنا ماسکو میں باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ روسی وزیر اعظم اب غالباً چوبیس مارچ کو پیرس پہنچیں گے - اور وہ تین اپریل تک فرانس میں رہیں گے

اونو وزیر اعظم بنیں گے

کلکتہ ۱۵ مارچ - اونو سابق وزیر اعظم برما نے کلکتہ سے رنگون روانہ ہونے وقت اخبار نویسوں کو بتایا کہ اپریل کے پہلے ہفتے میں جو وزارت بننے والی ہے - میں اس کا وزیر اعظم ہونگا -

اوقات روانگی دی یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا

دفتر لاہور، جنرل بکنگ آفس سرگودھا، دفتر اے گروپ سرگودھا دفتر بی گروپ سرگودھا جنرل مینیجر اے گروپ سرگودھا

ٹیلیفون:- ۲۴۳۸، ۴۴۹، ۲۴۶۸ - ۲۱۶۳، ۲۳۹۳، مکان ۱۲۶۳

نمبر سروس	پہلی	دوسری	تیسری	چوتھی	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں	گیارھویں
از سرگودھا برائے لاہور	۲½	۴½	۵½	۶½	۷½	۸/۴۵	۱۰	۱۱½	۱۳	۱۴½	۱۶
از لاہور برائے سرگودھا	۳½	۵½	۷-۱۵	۸½	۱۰½	۱۲	۱۳½	۱۴	۱۵	۱۶	۱۸
از سرگودھا برائے گوجرانوالہ	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								
از گوجرانوالہ برائے سرگودھا	۵½	۱۰-۲۰	۱۵-۱۵								

برائے چنیوٹ

لاہور سے دو بجے بعد دوپہر سروس چنیوٹ تک ہے

نوٹ - لاہور، سرگودھا کے درمیان پانچ گھنٹے اور سرگودھا - گوجرانوالہ کے درمیان سوا چار گھنٹے کا سفر ہے

درخواستِ دُعا

مکرم جناب شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ آف یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس لاہور سے بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ:-

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور دیگر بزرگانِ سلسلہ کی دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالےٰ کے خاص فضل و کرم سے برادرم مکرم فضل الرحمٰن صاحب پراچہ کا گردے کا اپریشن کامیاب رہا ہے۔ پتھری نکال دی گئی ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے مکرم بھائی صاحب کو جلد صحت کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

فوری ضرورت

ریویو آف ریلیجنز انگریزی کے لئے ایک اسسٹنٹ مینجر کی فوری ضرورت ہے۔ ضروری ہوگا کہ درخواست دہندہ محنتی۔ کام کا شوق رکھنے والا۔ وقت کی پابندی کرنے والا ہو۔ عام انگریزی خط و کتابت کر سکتا ہو۔ ٹائپ کرنا جانتا ہو۔ تمام حساب کتاب رکھ سکے۔ اگر کسی رسالہ کی مینجری یا طباعت و اشاعت کے کام کا تجربہ رکھتا ہو تو وہ بھی تحریر کریں۔ تمام درخواستیں امراء یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ آنی چاہئیں۔ اور اگر پہلے ہی سلسلہ کے کسی ادارہ میں کام کرتے ہوں تو اپنے افسر کی معرفت بھجوائیں۔

(مینجنگ ایڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلیجنز انگریزی)

مجلس مشاورت مورخہ ۸-۹-۱۰ اپریل کو منعقد ہوگی

جماعتیں حسب قواعد نمائندگان منتخب کر کے جلد اطلاع بھجوائیں

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ امسال مجلس مشاورت ۸-۹-۱۰ اپریل ۱۹۶۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ ابھی تک نمائندگان کی اطلاعات موصول نہیں ہو رہیں۔ لہٰذا جلد حسب قواعد انتخاب کر کے سیکرٹری مجلس مشاورت کے نام حسب ذیل مسودہ کے مطابق اطلاع بھجوائی جائے:-

سیکرٹری صاحب مشاورت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احباب جماعت احمدیہ .... نے اجلاس عام میں اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے

(نام نمائندگان)

(۱) .... (۲) ....

(۳) .... (۴) .... وغیرہ وغیرہ

کو چندہ دہندگان کی تعداد کے قواعد کے مطابق اور شرائط انتخاب مطبوعہ الفضل کے بموجب نمائندہ منتخب کیا ہے۔

نیز تصدیق کی جاتی ہے کہ یہ نمائندگان بالشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والے ہیں۔ اور ان کے ذمہ حسب قاعدہ کوئی بقایا نہیں ہے

دستخط: (............)

امیر۔ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ....

(سیکرٹری مجلس مشاورت ربوہ)

پاکستان اور ہندوستان میں نئے تجارتی معاہدے کی بات چیت آج شروع ہو رہی ہے

کراچی ۱۵ مارچ ہندوستان اور پاکستان کے درمیان جو نیا تجارتی معاہدہ ہونے والا ہے توقع ہے کہ اس کا دائرہ عمل وسیع ہوگا۔ اور یہ تین سال تک کارآمد رہے گا یہ بات وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمٰن نے کل شام کراچی سے دہلی روانہ ہوتے وقت بتائی۔ آپ تجارتی وفد کے چند ارکان کے ساتھ شام کو بھارتی دارالحکومت پہنچ گئے۔ تجارتی معاہدے کی بات چیت آج (منگل) صبح شروع ہو رہی ہے۔

وزیر تجارت نے کہا کہ دہلی کی بات چیت میں ان اُمور کے سمجھوتے کا بھی جائزہ لیا جائے گا جو گذشتہ سال دسمبر میں ہوا تھا نیز ۱۹۵۷ء کے سمجھوتے کی بنیاد پر ایک نئے معاہدے کی بات چیت کی جائے گی۔ یہ معاہدہ دونوں ملکوں کی تجارت کو باقاعدہ بنانے والا ہوگا۔

درخواست دعا

خاکسار کے چچا مکرم محمد بخش صاحب آف قطب بڑا ضلع جھنگ لمبے عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اور ان کی بیماری بہت پیچیدہ گی اختیار کر گئی ہے۔ احباب ازراہ کرم رمضان شریف کے مبارک ایام میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

(احمد یار کارکن دفتر اصلاح و ارشاد ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ۵۴۵۶